2

چڑیا کا گھونسلا

4671CH02

درختوں کے پتّے جھڑنا شروع ہوگئے تھے۔ رات میں ہلکی ہلکی ٹھنڈک رہنے لگی تھی۔ سردیوں کی آمد آمد تھی۔ ننھی چڑیا نے سوچا کہ گرمیاں تو ہنس کھیل کر گزار لیں، اب سردیوں کی کچھ فکر کرنی چاہیے، اگر گھونسلا نہیں ہوا تو سردیوں میں ٹھٹھر کر رہ جاؤں گی۔ آخر ایک روز اس نے گھونسلا بنانا شروع کیا۔ چھوٹی سی تو تھی، گھونسلا بنانا کیا جانے! جو کچھ سن رکھا تھا اس کے مطابق اِدھر اُدھر سے دو چار تنکے جمع کیے اور ایک درخت کی شاخ پر پتّوں کے درمیان انھیں رکھ کر سوچنے لگی کہ اب کیا کروں؟ کس سے پوچھوں کہ ان تنکوں کو کیسے جوڑا جائے؟ اسی سوچ میں تھی کہ اتنے میں ایک ہُدہُد اُسی درخت پر آبیٹھا۔ سلام دعا کے بعد ہُدہُد کہنے لگا!

”کہو ننّھی منّی، یہ تنکے کیوں لیے بیٹھی ہو؟“

”سوچ رہی ہوں ایک گھونسلا بنالوں۔ سردیاں آرہی ہیں، چند تنکے تو جمع کر لیے ہیں، اب انھیں جوڑنے کی فکر ہے۔“ ننّھی چڑیا نے جواب دیا۔

اُس کی بات سن کر ہُدہُد قہقہہ مار کر ہنسا اور بولا: ”اری بے وقوف! بھلا تنکوں سے کہیں گھونسلا بنتا ہے۔ گھونسلا تو درخت کو کھود کر بنایا جاتا ہے۔“

© NCERT not to be republished

چڑیا حیرت سے بولی! ''درخت کو کھود کر! درخت کو کھود کر بھلا کیسے ؟''

''لو بھلا یہ کون سا مشکل کام ہے۔'' ہُدہُد نے کہا اور یہ کہہ کر اُس نے اپنی لمبی اور نوک دار چونچ درخت پر بار بار مارنی شروع کی۔ کھٹ۔ کھٹ۔ کھٹ اس کی تیز چونچ لگنے سے آواز پیدا ہوئی اور درخت سے لکڑی کا تھوڑا سا برادہ نکل آیا۔ درخت کے تنے پر چھوٹا گڑھا پڑ گیا۔ ''دیکھا! اِس طرح کھودتے رہنے سے بڑی سی کھوہ بن جاتی ہے۔ میں تو اسی طرح گھونسلا بناتا ہوں۔ ہم سارے ہُدہُد یہی کرتے ہیں۔ درختوں کے تنوں کو کھود کر ان میں رہتے ہیں، تم بھی یہی کرو۔''

© NCERT not to be republished

یہ کہہ کر ہُدہُد تو اُڑ گیا مگر ننّھی چڑیا کو پریشان کر گیا۔ وہ سوچنے لگی کہ اگر ہُدہُد کی بات مان لوں تو اس جیسی تیز چونچ کہاں سے لاؤں جس سے درخت کا تنا کھود ڈالوں؟ آخر اس نے سوچا کہ آزمانے میں حرج کیا ہے اور اپنی چونچ درخت پر مارنے لگی لیکن اس کی چھوٹی سی چونچ سے گڑھا تو کیا بنتا، اُلٹی اس کی چونچ زخمی ہو گئی۔

اب میں کیا کروں؟ چڑیا نے اداس ہو کر سوچا۔

اچانک اس کی نظر خرگوش پر پڑی جو درخت کے نیچے سے گزر رہا تھا۔

’’بھائی خرگوش!‘‘ چڑیا نے اسے آواز دی۔

’’کہو ننھّی منّی! کیا حال ہے؟‘‘ خرگوش نے رُک کر اُسے دیکھا اور بولا۔

’’بھائی مجھے گھونسلا بنانا سکھا دو نا۔‘‘ چڑیا نے اس کی بات کا جواب دینے کے بجائے کہا۔

’’گھونسلا؟ بھلا میں گھونسلا بنانا کیا جانوں۔ ہم خرگوش تو زمین میں بِل بنا کر رہتے ہیں۔‘‘ خرگوش نے جواب دیا۔

’’بِل بنا کر! زمین میں؟‘‘ چڑیا نے حیرت سے کہا۔

’’ہاں! ہم اپنے پنجوں سے زمین کھودتے ہیں اور جب کافی گہرا گڑھا بن جاتا ہے تو اس میں رہنے لگتے ہیں۔ تم بھی بِل کیوں نہیں بنا لیتیں؟ اچھا اب میں چلوں، مجھے دیر ہو رہی ہے۔ ابھی مجھے رات کے کھانے کے لیے سبزیاں جمع کرنی ہیں۔‘‘

اس طرح خرگوش بھی چلا گیا اور ننھی چڑیا کو ایک نئی الجھن میں ڈال گیا۔ اب میں کیا کروں، بِل کیسے بناؤں؟ وہ سوچنے لگی۔ آخر اس نے فیصلہ کیا کہ کوشش کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ یہ سوچ کر اس نے درخت سے اُتر کر اپنے چھوٹے چھوٹے کمزور پنجوں سے زمین کھودنی شروع کر دی لیکن ان نازک پنجوں میں اتنی طاقت کہاں سے آتی کہ زمین کھود سکیں؟ چونچ کی طرح اس کے پنجے بھی زخمی ہو گئے۔

یہ دیکھ کر چڑیا رونے لگی۔ ایک تو چونچ اور پنجے دونوں زخمی ہو گئے تھے۔ دوسرے رہ رہ کر یہ خیال بھی آتا تھا کہ اگر گھونسلا نہ بن سکا تو میں سردیوں میں ٹھٹھر کر مر جاؤں گی۔

© NCERT not to be republished

اتنے میں وہاں سے بھالو کا گزر ہوا۔ اُسے روتا دیکھ کر بھالو ٹھہر گیا اور کہنے لگا: ”کیا بات ہے ننّھی منّی! کیوں رو رہی ہو؟“ چڑیا نے اسے ساری بات بتائی۔ بھالو اس کی بات سن کر مسکرایا۔

”دیکھو ننھی مُنی! میں تمھیں ایک ایسی ترکیب بتاتا ہوں کہ تمھیں نہ گھونسلا بنانا پڑے گا اور نہ ہی بِل۔ تم ایسا کرو کہ میری طرح غار میں رہا کرو۔ نہ کھودنے کی مصیبت نہ بنانے کا غم! بس جاؤ اور رہنا شروع کرو۔ جنگل میں بہت سارے غار ہیں چھوٹے بھی اور بڑے بھی، تم ان میں سے کسی ایک میں کیوں نہیں چلی جاتیں۔“

یہ کہہ کر بھالو تو چل دیا اور ننھی چڑیا کو ایک نئی پریشانی سے دوچار کر گیا۔

چڑیا پہاڑ پر پہنچی، وہاں پہنچ کر اس نے ایک چھوٹا سا غار بھی تلاش کر لیا، لیکن مصیبت یہ تھی کہ اس میں بہت سی چمگادڑیں رہتی تھیں۔ چڑیا نے سوچا کہ میں ایک کونے میں رہ لوں گی، لیکن جب غار کے ایک کونے میں جا کر بیٹھی تو اسے احساس ہوا کہ غار کی زمین پتھریلی ہے۔ اس نے سوچا کہ غار میں بھی تنکے جمع کر کے ایک چھوٹا سا گھونسلا جیسا تو بنانا ہی پڑے گا۔

ابھی وہ یہ سوچ ہی رہی تھی کہ تنکے لاؤں یا نہیں کہ چمگادڑوں نے اس پر حملہ کر دیا۔ بے چاری چڑیا بڑی مشکلوں سے وہاں سے جان بچا کر بھاگی۔ آخر پھر اسی درخت پر آ بیٹھی۔ وہ زور زور سے رونے لگی۔ اتفاق سے اسی وقت اس درخت کے نیچے سے ڈاکٹر ہم درد گزر رہے تھے۔ وہ جنگل میں ہی ایک چھوٹے سے مکان میں رہتے تھے۔ وہ بہت ہم درد اور محبت کرنے والے انسان تھے۔ اکثر جنگل کے جانوروں کی مدد کرتے اور ان کا علاج کرتے۔ اسی لیے جنگل کے سب جانور اُن سے مانوس تھے اور اُن سے محبت کرتے تھے۔

ڈاکٹر ہم درد کو دیکھ کر چڑیا اسی لیے فوراً ان کی انگلی پر جا بیٹھی اور ساری بات انھیں کہہ سنائی۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنے بیگ سے دوا نکال کر چڑیا کے زخموں پر لگائی اور اُسے اپنی ہتھیلی پر بٹھا کر بولے:

”ننّھی منّی! میری باتیں غور سے سننا اور ہمیشہ یاد رکھنا۔ پہلی بات تو یہ کہ تمھیں اِس دنیا میں مشورہ دینے والے بہت ملیں گے جو بالکل مفت مشورہ دیں گے، لیکن ان میں سے ہر ایک کی بات مان لینے سے نقصان ہی ہوگا۔ جو شخص ہر ایک کا مشورہ مان لیتا ہے وہ کہیں کا نہیں رہتا۔ مشورہ دینے والے اپنے حالات کے مطابق تمھیں مشورہ دیں گے۔ جیسا کہ ہُدہُد، خرگوش اور بھالو نے تمھیں دیا،

© NCERT not to be republished

لیکن ان کے مشورے صحیح ہونے کے باوجود تمھارے کسی کام کے نہیں تھے کیوں کہ تم ان سے مختلف ہو۔ ایک چڑیا، ہُدہُد کے گھر میں یا بِل میں یا غار میں نہیں رہ سکتی۔ اسے گھونسلے میں ہی رہنا پڑے گا۔ ہُدہُد کی تیز نوک دار چونچ ہے تو اُسے درخت کھود کر گھر بنانا آسان ہے۔ اور یہ کام کسی دوسرے کے بس کا نہیں۔"

چڑیا نے زور زور سے سر ہلا کر ہاں کہا اور بولی "تو پھر اب میں کیا کروں؟"

"تم چوُں چوُں چڑیا کے پاس جاؤ، وہ تمھیں گھونسلا بنانا بھی سکھائے گی۔ آج کی رات تمھیں اپنے گھونسلے میں سونے بھی دے گی اور کھانا بھی کھلائے گی۔ وہ بہت اچھی چڑیا ہے۔"

چڑیا نے جواب دیا: "بہت اچھا، اب میں ایسا ہی کروں گی اور بہت جلد گھونسلا بنانا بھی سیکھ لوں گی۔ ڈاکٹر صاحب آپ کا بہت بہت شکریہ! آپ نے میری مدد بھی کی اور مجھے کام کی بات بھی سکھائی۔"

یہ کہہ کر چڑیا پھُر سے اُڑ گئی اور ڈاکٹر بھی روانہ ہو گیا۔ چوں چوں چڑیا نے ننّھی چڑیا کو نہ صرف اپنے گھونسلے میں رکھا، اُسے کھانا کھلایا بلکہ اُسے گھونسلا بنانا بھی سکھا دیا۔ آج ننّھی منّی چڑیا اپنے گھونسلے میں رہتی ہے۔

© NCERT not to be republished

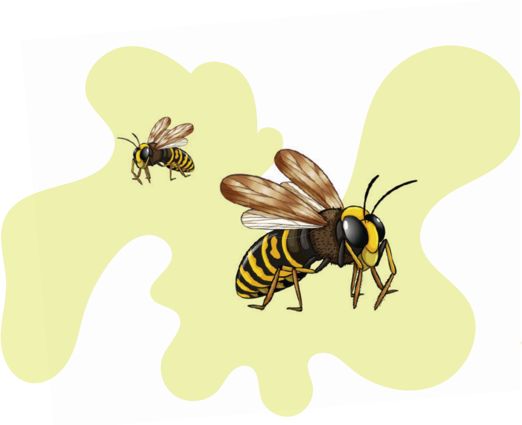

لفظ و معنی

آمد آمد : شروع ہونا، آنے کی خبر

روانہ : چلا جانا

غور کرنے کی بات

- پرندے عموماً گھونسلوں میں رہتے ہیں۔ یہ اپنا گھونسلا بنانے میں بہت محنت کرتے ہیں۔ بعض مرتبہ ایک درخت پر طرح طرح کے پرندے ہوتے ہیں۔ سب کے گھونسلے الگ الگ طرح کے ہوتے ہیں۔
- بعض پرندے نہایت خوب صورت گھونسلے بناتے ہیں جیسے 'بیا' جس کا گھونسلا صنعت کاری کا ایک اعلیٰ نمونہ ہے۔ زیادہ تر پرندے اپنے گھونسلے درختوں پر بناتے ہیں۔ کچھ تو بس تنکوں کو جوڑ کر بیٹھنے کی جگہ سے زیادہ کچھ نہیں ہوتے، کچھ گھاس پھونس اور تنکوں سے بنائے جاتے ہیں اور ان کی شکل چھوٹے سے پیالے جیسی ہوتی ہے۔ کچھ گھونسلے تنکوں اور گھاس سے بنائے جاتے ہیں اور یہ تھیلی کی صورت میں درختوں سے لٹکے ہوتے ہیں۔ کچھ پرندے جیسے کہ ہُدہُد، اپنے گھونسلے درختوں کے تنے میں کھود کر کے تیار کرتے ہیں۔
- پرندے ہمارے ماحول کو خوش گوار بناتے ہیں۔ ناچتا مور، کوکتی کوئل، بولتے طوطا مینا، پانی میں تیرتی بطخیں، ہوا میں اونچے اُڑتے کبوتر اور چہکتی چڑیا دیکھ کر کتنا لطف آتا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم پرندوں کی حفاظت کریں۔

سوچیے اور بتائیے

1. چڑیا کو گھونسلا بنانے کی فکر کیوں تھی؟
2. درخت میں کھود کر بنانے کا مشورہ چڑیا کے لیے صحیح کیوں نہیں تھا؟
3. چڑیا زمین کو کھود کر بِل کیوں نہیں بنا سکتی تھی؟

© NCERT not to be republished

جوڑے بنائیے

(الف)	(ب)
چڑیا	بِل
ہُدہُد	گھونسلا
خرگوش	کھود

خالی جگہوں کو دیے ہوئے لفظوں سے بھریے

1. بھلا ________ سے کہیں گھونسلا بنتا ہے؟ (تیلیوں/تنکوں)
2. اس نے سوچا کہ آزمانے میں ________ کیا ہے۔ (فرق/حرج)
3. ________ بھائی مجھے گھونسلا بنانا سِکھادو نا۔ (بڑے/اچھے)
4. چونچ کی طرح اس کے ________ بھی زخمی ہو گئے۔ (پنجے/پاؤں)
5. جو شخص ہر ایک کا ________ مان لیتا ہے وہ کہیں کا نہیں رہتا۔ (مشورہ/کہنا)

ذیل میں سے کون پرندہ نہیں ہے، لکھیے

چڑیا   ہُدہُد   خرگوش   سارس

© NCERT not to be republished

واحد کی جمع بنائیے

حال	________	مشورہ	________
گھونسلا	________	سبزی	________

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

- نیچے دی گئی عبارت کو غور سے پڑھیے:

میری باتیں غور سے سننا اور ہمیشہ یاد رکھنا۔ پہلی بات تو یہ کہ تمھیں اِس دنیا میں مشورہ دینے والے بہت ملیں گے جو بالکل مفت مشورہ دیں گے، لیکن ان میں سے ہر ایک کی بات مان لینے سے نقصان ہی ہو گا۔ جو شخص ہر ایک کا مشورہ مان لیتا ہے وہ کہیں کا نہیں رہتا۔ مشورہ دینے والے اپنے حالات کے مطابق تمھیں مشورہ دیں گے۔

اس عبارت میں کئی الگ الگ جملے ہیں جو ایک دوسرے سے مربوط ہیں۔ یہاں ہر جملہ اپنے آپ میں مکمل اور واضح ہے۔ یعنی الفاظ کا وہ مجموعہ جن سے بات مکمل اور واضح ہو جائے، جملہ کہلاتا ہے۔ آپ کسی موضوع کا انتخاب کیجیے۔ موضوع سے متعلق ایک پیراگراف لکھیے جس میں ہر جملہ الگ ہو، لیکن اپنے آپ میں مکمل اور واضح ہو۔

- آپ جانتے ہیں کہ پہیلی اس جملے یا کلام کو کہتے ہیں جس میں چھپے معانی کو الفاظ میں اس طرح پیش کیا جاتا ہے کہ ذرا سا ذہن پر زور ڈالنے کے بعد اسے بآسانی حل کیا جا سکے۔ مثال کے طور پر

عجب سنی ایک بات　　نیچے پھل ہوں اوپر پات　　(جواب: اناناس)

© NCERT not to be republished

پہیلیاں بوجھنے سے سوچنے، اَن مل اور بے جوڑ باتوں میں ربط پیدا کرنے اور جانی پہچانی چیزوں کے بارے میں نئے ڈھنگ سے سوچنے کی صلاحیت فروغ پاتی ہے۔ نیچے کچھ پہیلیاں دی جا رہی ہیں۔ اپنے ہم جماعت ساتھیوں یا گھر کے بڑوں کے ساتھ مل کر ان کا حل تلاش کرنے کی کوشش کیجیے:

1. ایک پھل اوپر سے ہرا   اندر سے سینہ لال
رس سے بھرا ہوا ہے سارا   کھانے میں لگتا وہ پیارا

2. ایک پھول ہے کالے رنگ کا   سب کے سر سُہائے
تیز دھوپ میں کھلا رہے   سایہ دیکھ کمُھلائے

3. بالا تھا جب سب کو بھایا   بڑا ہوا کچھ کام نہ آیا
خسرو کہہ دیا اس کا ناؤں   بوجھے نہیں تو چھوڑو گاؤں

4. اس کے کان پہ میرا منھ   میرے منھ پر اُس کا کان
پاس نہیں ہم دونوں پھر بھی   باتیں کیں کیسے؟ پہچان

عملی کام

- اپنے آس پاس پائے جانے والے پرندوں کی فہرست تیار کیجیے، ان کی تصویریں جمع کیجیے اور ان کی خصوصیات بھی معلوم کیجیے۔

© NCERT not to be republished